سوال نمبر 1

عوامی انتظامیہ میں جوابدہی اچھی حکمرانی کے لیے نہایت اہم ہے۔ اِس پر تبادلہ خیال کریں۔

تعارف:

دینِ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات فراہم کرتا ہے یہ زندگی کے ہر پہلو میں انسان کی رہنمائی کرتا ہے پھر چاہے ملک و قوم کے انتظامی امور ہوں یا پھر رعایا کے حقوق کی بات ہو یہ انسان کو ہر پہلو میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ عوامی انتظامیہ میں جوابدہی اچھی حکمرانی کے لیے نہایت اہم ہے کیونکہ یہ ایک ایسے نظام کو فروغ دیتا ہے جو کہ معاشرتی جرائم سے پاک فضاء کو جنم دیتا ہے اور ملک و قوم کی ترقی میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ مزید براں خلفاء راشدین کے ادوار کی تاریخ آج کے بنی نوع انسان کے لیے بہترین نمونہ ہیں۔ کیونکہ اِن کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ ایک فلاحی ریاست کے قیام کے لیے حکمران بھی بالکل اسی طرح جوابدہ ہے جیساکہ ایک عام آدمی ہے۔

حضرت عمرؓ کا دورِ حکومت اور عوامی انتظامیہ میں جوابدہی

جیساکہ اسلام مذہبی اور دنیاوی زندگی کے ہر پہلو کی رہنمائی کرتا ہے اسی طرح زندگی کے ہر پہلو میں عدل و انصاف کا درس دیتا ہے کوئی بھی فلاحی ریاست عدل و انصاف، مساوات اور احتساب پر قائم رہتی ہے اور کسی بھی معاشرتی برائی کی روک تھام کے لیے یہ اہم پہلو ہیں۔

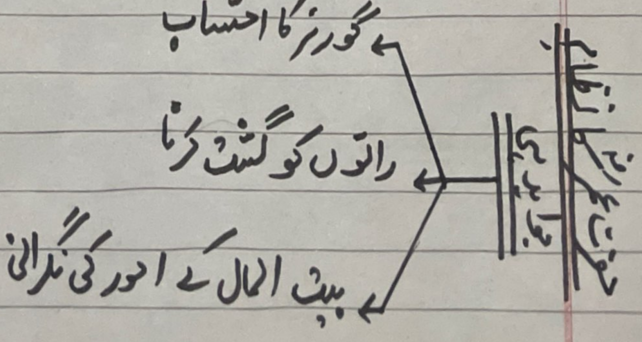

Date: ________ Day: ________

۱۔ گورنرز کا احتساب :

حضرت عمرؓ کے دورِ حکومت میں ہر ایک کا مکمل احتساب کیا جاتا جس سے مساوات کی ایک بہترین مثال ملتی ہے۔ حضرت عمرؓ تمام گورنرز کا احتساب کرتے اور ذرا سی شک کی گنجائش پر گورنر کو اُس کے عہدے سے برطرف کر دیا جاتا۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت عمرؓ کے انتظامی امور کی جوابدہی اور یہ نظام ہر دور کے انسانوں کے لیے بہترین نمونہ ہے۔

2۔ راتوں کو گشت کرنا :

جیسا کہ حضرت عمرؓ کا دورِ حکومت ہر دور کے انسانوں کے لئے ایک بہترین نمونہ ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے انتظامی جوابدہی کی وجہ سے عرب کے صحراؤں سے لے کر یورپ تک اسلامی ریاست کا قیام محض اک اتفاق نہیں تھا بلکہ ایک بہترین حکمت عملی تھی۔

حضرت عمرؓ اپنے دورِ حکومت میں راتوں کو اکثر گشت کیا کرتے تھے کیونکہ ایک حکمران کو حکومت اللہ تعالیٰ امانت کے طور پر دی جاتی ہے اور ایک حکمران اللہ تعالیٰ کے آگے جوابدہ ہوتا ہے۔ آیا کہ اس نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور اس نے ایک حکمران ہونے کا حق ادا کیا۔ حضرت عمرؓ کا قول ہے۔

"اگر فرات کے کنارے ایک کتا بھی پیاسا مر جائے تو اُس کے بارے میں مجھ سے سوال کیا جائے گا۔"

3 - بیت المال کے امور کی نگرانی :

حضرت عمرؓ بیت المال کی نگرانی بذاتِ خود فرمایا کرتے تھے۔ اور بیت المال سے خلیفہ بھی اتنا ہی لے سکتا تھا جتنا ایک عام آدمی کے لیے مختص کیا گیا تھا۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے حضرت عمرؓ خلیفہ وقت ممبر پر خطاب کر رہے تھے کہ ایک بدو کھڑا ہوا اور حضرت ~~عمر~~ عمرؓ سے بیت المال ~~سے~~ سے لی گئی چادر کی باز پرس کی اور پوچھا کہ ~~ایک~~ آپؓ کا چادر کا کپڑا باقیوں سے زیادہ کیوں

Date: __________ Day: __________

ہے تو حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ یہ آپؐ اور ان کے بیٹے عبداللہ کی چادر کے کپڑے کو ملا کے بنایا گیا ہے اس لیے۔

چنانچہ، اس بات سے یہ اندازہ ہوتا ہے ایک فلاحی ریاست کے قیام کے لیے خلیفہ یا حکمران کا عوامی انتظامیہ کے امور کے لیے جوابدہ ہونا بہت ہی اہم ہے۔ کیونکہ یہ بداعنوانی، جرائم اور ناجائز منافع خوری سے پاک معاشرے کا قیام عمل میں لاتا ہے۔

دورِ حاضر اور عوامی انتظامیہ کے امور کی جوابدہی:

دورِ حاضر میں تقریباً آدھی سے زیادہ دنیا عوامی انتظامیہ کے امور کے لیے زوال اور پستی کا شکار ہو چکی ہے ایک طرف جہاں اشتراکیت اور سرمایہ دارانہ نظام انسانی ترقی اور برابری کا راگ الاپ رہا ہے تو دوسری طرف انتظامی عوامی امور ہر پہلو سے پستی میں گرتے جا رہے ہیں آج شعوری کا فقدان بھی ہے لیکن حکمران کا رعایا کے آگے خود کو جوابدہ نہ قرار دینا تباہی کی طرف لیے جا رہا ہے۔ جس سے معاشرے میں مندرجہ ذیل برائیاں پروان چڑھ رہی ہیں۔

۱۔ بداعنوانی ناجائز منافع خوری:۔

بداعنوانی اور ناجائز منافع خوری دورِ حاضر کا سنگین ترین مسئلہ ہے۔ یہ مسئلہ محض چھوٹے پیمانے پر نہیں بلکہ بڑے پیمانے پر ہے۔ حکمرانوں کا اپنی جائیدادیں بنانے اور زیادہ سے زیادہ مال و دولت اکٹھا کرنے میں لگے رہنا اور اس سے معاشرتی جرائم سے اور غربت سے بھرپور معاشرے کا قیام عمل میں آتا ہے۔

۲۔ خوفِ خدا کا نہ ہونا:

آج کا انسان اس دنیا کو ایک مکمل ٹھکانہ سمجھ کے بیٹھا ہے اور خوفِ خدا سے بالکل ہی غافل ہو چکا ہے۔ حالانکہ حدیث میں آتا ہے۔

"انسان کی دنیا میں مثال ایک مسافر کی سی ہے۔"

Date: ________ Day: ________

مزید براں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں۔

"دنیا کی زندگی تو محض کھیل تماشا ہے اصل گھر تو آخرت کی زندگی ہے۔"

3۔ شوریٰ میں اجتہاد نہ ہونا:

ویسے تو مغرب دنیا میں جمہوریت کا راگ الاپتا ہے اور تو اور ساری دنیا ہی اس مغربی جمہوری نظام کی اندھی تقلید کی طرف چل پڑی ہے۔ لیکن نظام صرف آمریت اور بربریت کو فروغ دے رہا ہے۔ ایک انسان کو فیصلے کا اختیار دیتا ہے۔ لیکن ایک انسان پوری قوم کا فیصلہ نہیں کر سکتا۔ اور اس ایک انسان کا فیصلہ لاگو کرنا عوام کے مفاد کے یکسر خلاف ہے۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان دورِ حاضر میں انہی مسائل سے دوچار ہے۔ شوریٰ میں اجتہاد نہ ہونے کے سبب آمریت کا راج رہا۔ اور پاکستان نے تاریخ کے تیس سال اسی آمریت کی حکمرانی میں گزارے۔

4۔ مذہب اور سیاست کو علیحدہ کرنا:

دورِ حاضر میں مذہب اور سیاست کو دو علیحدہ امور کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ جبکہ اسلام ان دونوں امور کو ایک ساتھ لے کر چلنے کا درس دیتا ہے۔ کیونکہ مذہب ایک مکمل ضابطہ حیات فراہم کرتا ہے اور حاکم اور محکوم کے مکمل حقوق و فرائض کی بات کرتا ہے۔ مذہب سے سیاست کو الگ کرنا صرف آمریت اور بربریت کو جنم دینے کے مترادف ہے۔ جیسا کہ اقبال نے کہا۔

؎ جدا ہو دیں سیاست سے تو
رہ جاتی ہے چنگیزی

5۔ حاصلِ کلام:

انتظامی عوامی امور میں جوابدہی ایک اچھی حکمرانی کے لیے نہایت اہم ہے اور یہ ایک مکمل اور جرائم سے پاک معاشرے کا قیام عمل میں لاتی ہے جو کہ عوام کی فلاح و بہبود کے لیے اور فلاحی ریاست کے قیام کے لیے اہم کردار ادا کرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

Date: Day:

سوال نمبر ۲

اسلام میں حسن حکمرانی کے اصول۔

تعارف:

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو زندگی کے ہر پہلو میں مکمل ضابطۂ حیات فراہم کرتا ہے اور زندگی کو اجتماعیت کے ساتھ لے کر چلتا ہے اور رہنمائی کرتا ہے۔ اسلام انفرادی، معاشرتی، سیاسی اور مذہبی زندگی کو ایک باقاعدہ راستہ فراہم کرتا ہے۔ جیسا کہ اسلام میں حاکم اور رعایا دونوں کو ہی حقوق و فرائض دیے جاتے ہیں۔ اسی طرح اسلام حسنِ حکمرانی کے بھی باقاعدہ اصول بیان کرتا ہے۔

حسنِ حکمرانی کے اصول

اسلام میں حسنِ حکمرانی کے اصول مندرجہ ذیل میں ہیں۔

۱۔ حاکمیتِ الٰہی کا اعتراف کرنا

2۔ عدل و انصاف کو فروغ دینا

3۔ برابری اور مساوات کا درس دینا

4۔ تعلیمی اداروں کا قیام عمل میں لانا۔

5۔ اقلیتوں کو حقوق دینا۔

6۔ رعایا کے حقوق کا خیال رکھنا۔

7۔ خود احتسابی کرنا

8۔ شوریٰ کا قیام / مشاورت کرنا۔

Scanned with CamScanner

Date: ____________ Day: ____________

۱۔ حاکمیت الٰہی کا اعتراف کرنا:

اسلام میں اقتدار کو اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھا جاتا ہے اور تمام قانون و ضوابط اسی کی مرضی کے مطابق بنائے جاتے ہیں۔ مزید براں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کا اعتراف کرنا حسن حکمرانی کا ایک اہم ترین پہلو ہے کیونکہ اس پوری کائنات کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہے اسی نے زمین آسمان بنائے اور ہر طرح کے رنگوں سے مزین کیا۔ اسی لیے کسی بھی اسلامی ریاست میں حاکم ہمیشہ مسلمان ہوتا ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کا اعتراف کرتا ہے۔ اسی لیے آئین پاکستان میں حاکم کا مسلمان ہونا ہے ایک شرط ہے۔

پیغمبر اقدسؐ کی زندگی اسی لیے احسن حکمرانی کا بہترین نمونہ ہے کیونکہ حضور اکرمؐ نے نہ صرف حاکمیت الٰہی کا اعتراف کیا بلکہ انسانی تاریخ میں پہلی بار اسی ریاست کا قیام عمل میں لایا جسے ریاست مدینہ کا نام دیا گیا۔

۲۔ عدل و انصاف کو فروغ دینا:

ایک اچھا حکمران عدل و انصاف کو ریاست میں فروغ دیتا ہے۔ حضور اکرمؐ ایک احسن حکمران کے تمام پہلوؤں کا پیکر تھے۔ حضور اکرمؐ کی زندگی کے تمام واقعات عدل و انصاف کی مثالوں سے بھرپور ہیں۔ عدل و انصاف کے معاملے میں امیر غریب بلاامتیاز جوابدہ تھے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بنی مخزوم کی ایک عورت جس کا نام فاطمہ تھا چوری کی تو اس کے قبیلے کے سرداروں نے حضور اکرمؐ کے منہ بولے بیٹے حضرت زیدؓ سے اس کی سفارش کی۔ تو حضور اکرمؐ نے فرمایا! اگر آج میری بیٹی فاطمہؓ بھی ہوتی تو اسے میں یہی سزا دیتا۔ اور تم سے پہلی قوم میں اسی لیے تباہ ہوئی وہ کمزور کو سزا دیتے اور طاقتور کو چھوڑ دیتے۔ نیز عدل و انصاف کا فروغ حسن حکمرانی کے اصولوں میں شامل ہے۔

Date: Day:

3- برابری اور مساوات کا درس دینا

حسن حکمرانی کا ایک اور اصول یہ ہے کہ ایک حکمران برابری اور مساوات کا درس دیتا ہے۔ اسی کے لیے اسوۂ حسنہ ان تمام اصولوں کا مجموعہ نظر آتی ہے۔ حضور اکرم ؐ نے ذات پات اور برادری وغیرہ کے فرق کو مکمل طور پر ختم کر دیا اور برابری کی بنیاد پر فلاحی ریاست کا قیام عمل میں۔ حضور اکرم ؐ نے آخری خطبے میں ارشاد فرمایا:

"کسی گورے کو کسی کالے پر اور کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں فوقیت صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔"

4- تعلیمی اداروں کا قیام عمل میں لانا:

حسن حکمرانی کے اصولوں میں یہ شامل ہے کہ ایک احسن حکمران ملک و قوم کی تعلیم کو فروغ دیتا ہے۔ جیسا کہ حضور اکرم ؐ نے نہ صرف نبوت سے پہلے بلکہ نبوت کے بعد بھی تعلیمی اداروں کا قیام عمل میں لایا۔ اور ایک اسلامی ریاست میں تعلیم کو ایک فرض کا درجہ حاصل ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد عورت پر فرض ہے۔"

نیز حسن حکمرانی کے اصولوں میں سے ~~تعلیم~~ تعلیمی اداروں کا قیام عمل میں لانا اور تعلیم کو فروغ دینا ایک بنیادی اصول ہے۔

5- اقلیتوں کو حقوق دینا:

کوئی بھی احسن حکمران اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ سب سے پہلے عمل میں لاتا ہے۔ حضور اکرم ؐ نے ریاست مدینہ میں اقلیتوں کو ان کے سارے حقوق سے روشناس کروایا۔

Scanned with CamScanner

Date: ________ Day: ________

کوئی بھی اسلامی ریاست اس چیز کو کیفیتی بنائی سے اور اس ریاست کا حکمران اس چیز کو فروغ دیتا ہے۔ جیسا کہ قیامِ پاکستان کے وقت قائداعظم نے فرمایا۔

"آپ سب آزاد ہیں اپنی مسجدوں مندروں اور عبادت گاہوں میں جانے کے لیے۔"

ریاستِ پاکستان ۹۶٪ آبادی غیر مسلموں پر مشتمل ہے اور ان کے تمام برابری کے حقوق دیے گئے ہیں۔

6- رعایا کے حقوق کا خیال رکھنا:

ایک عظیم حکمران رعایا کے حقوق کا خیال رکھتا ہے اور انھیں تحفظ فراہم کرتا ہے۔ نیز وہ بنیادی حقوق ہوں یا جو بھی وہ اُن کو فروغ دیتا ہے۔ حضور کریم کی زندگی انسانیت کے لیے بہترین نمونہ ہے ایک حکمران کے طور پہ۔ جیسا کہ سید سلیمان ندوی نے فرمایا۔

"اگر حکمران ہو تو ریاستِ مدینہ کے حکمران کی پیروی کرو۔"

7- خود احتسابی کرنا:

حسنِ حکمرانی کے اصولوں میں سے یہ بھی ہے کہ ایک اچھا حکمران خود احتسابی پر زور دیتا ہے۔ خلفائے راشدین کے دور حکومت میں حسنِ حکمرانی کے سارے پہلو ملتے ہیں۔

8- شوریٰ کا قیام / مشاورت کرنا:

ایک عظیم حکمران اپنے سارے فیصلے مشاورت سے کرتا ہے۔ اسلامی تاریخ میں شوریٰ کا قیام حسنِ حکمرانی کے بنیادی اصولوں میں سے ایک ہے۔

Scanned with CamScanner